امام ابو محمدؒ بغوی رحمۃ اللہ علیہ

عبدالرشید عراقی

ائمہ حدیث میں امام ابو محمدؒ حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ ممتاز حیثیت کے حامل تھے۔ حدیث کی نشر و اشاعت اور اس کی ترقی و ترویج میں جو گرانقدر خدمات انجام دیں اس پر ان کو علمائے حق نے محی السُّنۃ کا لقب عطا کیا۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ علومِ اسلامیہ میں یگانۂ روزگار تھے۔ خاص طور پر اسلام کے تین بنیادی ارکان یعنی تفسیر' حدیث اور فقہ میں ان کو امامت کا درجہ حاصل تھا۔ علمائے فن' اہل سیر اور تذکرہ نگاروں نے ان علوم میں ان کے یگانۂ عالم اور صاحب کمال ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ علامہ ابنِ سبکی نے ان کو قرآن و سُنّت اور فقہ میں یکتائے زمانہ بتایا ہے۔(۱) حافظ ابنِ کثیر فرماتے ہیں کہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ ان تینوں علوم میں فاضل اور یگانہ تھے۔(۲) حضرت شاہ عبدالعزیزؒ دہلوی فرماتے ہیں :

> "امام بغویؒ کی ساری زندگی قرآن و حدیث اور فقہ پڑھنے اور پڑھانے میں بسر ہوئی اور وہ ان تینوں علوم میں صاحب کمال تھے اور ان علوم سے متعلق ہی ان کی تصنیفات ہیں"۔(۳)

حافظ ذہبی نے ان کو حافظ' مجتہد اور محی السُّنۃ لکھا ہے۔(۴) علامہ ابنِ خلکان نے ان کو علوم اسلامیہ کا سمندر بتایا ہے(۵) اور علامہ یافعی اور ابنِ عماد نے ان کو امام اور عالِم خراسان کا لقب عطا کیا ہے۔(۶)

ولادت : امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ ۴۳۶ھ میں قصبہ بغ میں پیدا ہوئے۔ یہ قصبہ ہرات اور مرو کے درمیان خراسان کا ایک مقام تھا' اب یہ شہر صفحۂ ہستی سے مٹ چکا ہے۔ یاقوت حموی نے لکھا ہے کہ ۶۱۶ھ میں یہ شہر ختم ہوا۔(۷)

اساتذہ و تلامذہ : امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے جن اساتذہ سے اکتسابِ فیض کیا اور جن حضرات نے ان سے استفادہ کیا یعنی ان کے اساتذہ و تلامذہ کی فہرست حافظ ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ اور علامہ ابنِ سبکیؒ نے طبقات الشافعیہ میں درج کی ہے۔(۸)

درس و تدریس : امام بغویؒ کی ساری زندگی درس و تدریس اور علم و فن میں بسر ہوئی۔ وہ تمام زندگی شب و روز تفسیر، حدیث اور فقہ کے علوم پڑھاتے رہے۔ چنانچہ ان کی تصنیفات بھی ان تینوں علوم سے ہی متعلق ہیں۔(۹)

علم و فضل : امام بغویؒ کا حدیث میں درجہ مسلم ہے۔ علمائے فن اور اہل سیر نے ان کے اس فن میں صاحب کمال ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ حافظ ذہبی، علامہ ابنِ خلکان اور حافظ ابنِ سبکی نے ان کو الحافظ الکبیر اور مُحِی السُّنۃ کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔(۱۰)

کلامِ رسول ؐ کی طرح کلامِ الٰہی سے بھی ان کو خاص شغف تھا اور اس فن (تفسیر) میں بھی یکتائے زمانہ تھے۔ علمائے فن اور تذکرہ نگاروں نے علم تفسیر میں ان کے صاحب کمال ہونے کی تصریح کی ہے۔ علامہ ابنِ سبکی نے ان کو علم تفسیر میں عالی و بلند مرتبہ لکھا ہے۔(۱۱) حضرت شاہ عبد العزیزؒ نے ان کو عدیم النظیر مفسر کہا ہے۔(۱۲) ابنِ ہبۃ اللہ نے لکھا ہے

"امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کلام اللہ کے سلسلہ میں قراءت و تجوید کے فن کے ماہر تھے اور انہوں نے اپنی تفسیر (معالم التنزیل) میں قراءت کے متعلق مفید بحثیں کی ہیں"۔(۱۳)

امام بغویؒ فقہ میں بھی یکتا اور مرتبہ اجتہاد پر فائز تھے اور اس فن میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ نیز اس میں ان کی معلومات کا دائرہَ نقل و تحقیق ہر اعتبار سے وسیع تھا۔ ائمہَ فن نے ان کو اس فن میں امام تسلیم کیا ہے۔(۱۴) حافظ ذہبی نے ان کو المجتہد لکھا ہے۔(۱۵)

فقہی مذہب : امام بغویؒ مجتہدانہ اوصاف کے باوجود امام مُحمّد بن ادریس شافعیؒ کے مذہب سے وابستہ تھے اور ان کا شمار اکابر شوافع میں ہوتا ہے۔(۱۶)

اخلاق و عادات : امام بغویؒ عملی اور دینی حیثیت سے ممتاز و بلند مرتبہ تھے۔ عبادت و ریاضت میں بے مثال تھے۔ قائم اللیل و صائم النہار تھے۔ زہد و ورع، تقویٰ و طہارت اور امانت و دیانت میں امتیازی حیثیت کے حامل تھے۔ اصلاح و تقویٰ میں بھی صاحب کمال تھے۔ حافظ ابن سبکی فرماتے ہیں کہ بغویؒ علم و عمل کے جامع، متبع سلف اور دینی لحاظ سے عالی مقام تھے۔(۱۷) ان کی زندگی تکلف و آرائش سے خالی اور نہایت سادہ تھی۔ سادگی اور قناعت ان کی زندگی کا ماٹو تھا۔ بہت نفاست پسند تھے اور پوری زندگی وضو کے بغیر درسِ قرآن و حدیث نہیں دیا۔(۱۸)

وفات : امام بغویؒ کے سن وفات میں اختلاف ہے۔ اہل سیر نے ان کا سن وفات ۵۱۰ھ ' ۵۱۶ھ اور ۵۱۹ھ لکھا ہے۔ (۱۹)

تصانیف

امام بغویؒ نامور اور بے مثال مصنف تھے۔ ان کی تصنیفات تفسیر' قراءت' حدیث اور فقہ سے متعلق ہیں۔ علمائے فن نے ان کی تصانیف کی تعریف کی ہے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ امام بغویؒ کی تصانیف کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ (۲۰) مولانا ضیاء الدین اصلاحی نے ان کی ۱۴ کتابوں کے نام بتائے ہیں۔ (۲۱) یہاں آپؒ کی ۵ کتابوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

☆ **معالم التنزیل** : یہ تفسیر قرآن بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور ائمہ متقدمین کے اقوال و آثار جمع کئے گئے ہیں۔ اس لئے اس کی حیثیت ماثور تفسیروں کی ہے۔ امام بغویؒ نے اس تفسیر میں ایک جامع علمی اور تحقیقی مقدمہ بھی لکھا ہے' جس میں قرآن مجید کی اہمیت' اس کے نزول کی تاریخ و مقصد' اس کی تفسیر و تاویل کی ضرورت اور ائمہ سلف کی تفسیری خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس تفسیر میں امام بغویؒ نے اسباب نزول کی تعیین' ناسخ و منسوخ کی تصریح اور فقہاء کے احکامِ شرعی کے استنباطات کا ذکر بھی کیا ہے۔ نحوی اور صرفی اشکالات بھی حل کرنے پر توجہ کی ہے۔ نیز ان مباحث کی توضیح میں احادیثِ نبویؐ' آثارِ صحابہؓ اور اقوالِ تابعین سے مدد لی گئی ہے۔

امام علاؤ الدین علی بن محمدؒ بغدادی' جو خازن کے نام سے مشہور ہیں' نے اس تفسیر کی تلخیص کی ہے' جو "تفسیر خازن" کے نام سے معروف ہے۔ امام خازن اس تفسیر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ :

> "تفسیر بغویؒ نہایت عمدہ خصوصیات کی حامل ہے۔ یہ تفسیر صحیح اقوال کا مجموعہ اور شکوک و تصحیف سے پاک ہے اور احادیث و آثار سے مزین اور عجیب واقعات پر مشتمل ہے۔ اس لئے میں نے اس کی تلخیص کی ہے اور دوسری تفسیروں کی مدد سے اس میں اضافے بھی کئے ہیں۔ غریب احادیث کی شرح کر دی ہے۔ اسناد اور بعض زوائد کو حذف کر دیا ہے"۔ (۲۲)

تفسیر معالم التنزیل ہندوستان اور مصر سے شائع ہو چکی ہے۔ مصر سے تفسیر خازن کے حاشیہ پر ۱۳۳۱ھ میں ۷ جلدوں میں شائع ہوئی۔

☆ مصابیح السُّنۃ : یہ حدیث کی بڑی اہم اور مشہور کتاب ہے' جو بڑی معتبر اور مستند خیال کی جاتی ہے۔ اس کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ امام ولی الدین خطیب تبریزی کی مشہور و متداول کتاب مشکوٰۃ المصابیح اس کا تکملہ و تتمہ ہے۔ اس کتاب کا دوسرا نام کتاب المصابیح بھی ہے۔ بعض علمائے فن نے تصریح کی ہے کہ کتاب المصابیح کا نام مصنف کا رکھا ہوا نہیں ہے بلکہ ان کے دیباچہ کی اس عبارت سے ماخوذ ہے :

ان احادیث هذا الکتاب مصابیح (۴۳)

"اس کتاب کی حدیثیں چراغ ہیں"۔

مصابیح السنۃ کی تقسیم و ترتیب اس طرح ہے کہ ہر باب کی حدیثیں دو فصلوں میں صحاح و حسان کے تحت درج کی گئی ہیں۔ صحاح کے تحت صحیح بخاری' صحیح مسلم اور حسان کے تحت سنن ابو داوَد' جامع ترمذی' سنن نسائی' سنن ابنِ ماجہ اور سنن دارمی وغیرہ کی احادیث درج کی گئی ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ لکھتے ہیں کہ

> "یہ عجیب اتفاق ہے کہ مصابیح السُّنۃ نیت والی حدیث سے شروع ہوتی ہے اور نیت ہی ہر کام کا سرا ہوتا ہے اور اس کا خاتمہ آخرت کے لفظ پر ہوا ہے جو کتاب کے حسن خاتمہ کی خبر دیتا ہے"۔ (۴۴)

مصابیح السنۃ مطبوع ہے۔ ۱۳۹۹ھ میں مکتبہ اثریہ سانگلہ ہل نے چار جلدوں میں شائع کی ہے۔

☆ شرح السُّنۃ : اس کتاب کا شمار امام بغویؒ کی مشہور اور اہم تصانیف میں ہوتا ہے۔ اس میں مشکلات و غرائب حدیث اور فقہی مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔ حاجی خلیفہ صاحب کشف الظنون نے امام بغویؒ سے یہ نقل کیا ہے کہ

> "شرح السنۃ اخبار و روایات کے گوناگوں علوم و فوائد پر مشتمل ہے۔ اس میں حدیثوں کے مشکلات کو حل کیا گیا ہے اور غریب کی تفسیر کی گئی ہے۔ نیز ان سے مستنبط ہونے والے فقہی احکام اور ان کے سلسلہ میں علماء و فقہاء کے اختلافات

بیان کئے گئے ہیں۔ یہ شرح احکام کے سلسلہ میں مرجع اور ایسی اہم باتوں اور ضروری نکات پر مشتمل ہے جن سے واقفیت نہایت ضروری ہے۔ میں نے اس میں وہی باتیں لکھی ہیں جن پر ماہرین فن ائمہ سلف کا اعتماد ہے اور ان چیزوں کو چھوڑ دیا ہے جن کو ان بزرگوں نے چھوڑ دیا ہے۔ (۲۵)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ :

"امام نووی، محی السنۃ بغویؒ اور ابو سلیمان خطابیؒ شرح حدیث کے سلسلہ میں تمام شوافع میں زیادہ قابل اعتماد ہیں۔ ان لوگوں کے قول محکم اور بحثیں پُر مغز ہوتی ہیں۔ خصوصاً شرح السنۃ بغویؒ فقہ، حدیث اور توجیہ مشکلات میں نہایت کافی و شافی ہے۔ گویا کہ مصابیح اور مشکوٰۃ کی شرح اسی سے ہو جاتی ہے"۔ (۲۶)

☆ <u>شرح جامع ترمذی</u> : اس شرح کا ذکر علامہ سید سلیمان ندوی نے اپنے مضمون "حجاز کے کتب خانے" میں کیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ اس کے جزوِ ثانی کا نسخہ مدینہ کے ایک کتب خانہ محمودیہ میں ہے۔ (۲۷)

☆ <u>التہذیب فی الفقہ</u> : اس کتاب میں امام شافعیؒ کے مذہب کے فقہی فروع و جزئیات کی تہذیب کی گئی ہے۔ علامہ حسین محمدؒ بن مروزی نے لباب التہذیب کے نام سے اس کی تلخیص کی ہے اور علامہ شہاب احمد بن منیر اسکندری نے دس جلدوں میں اس کا اختصار لکھا ہے۔ (۲۸)

حواشی :

(۱) ابنِ سبکی 'طبقات الشافعیہ' ج ۴، ص ۲۱۴ (۲) ابنِ کثیر 'البدایہ والنہایہ' ج ۱۱، ص ۱۹۳

(۳) شاہ عبدالعزیز دہلوی 'بستان المحدثین' ص ۵۳ (۴) ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ' ج ۴، ص ۵۴

(۵) ابنِ خلکان 'تاریخ ابنِ خلکان' ج ۱، ص ۲۵۹

(۶) یافعی 'مراۃ الجنان' ج ۳، ص ۲۱۳۔ ابنِ عماد 'شذرات الذہب' ج ۴، ص ۴۹

(۷) یاقوت حموی 'معجم البلدان' ج ۲، ص ۲۴۵

(۸) ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ' ج ۴، ص ۵۴۔ ابنِ سبکی 'طبقات الشافعیہ' ج ۴، ص ۲۱۴

(۹) ابن خلکان 'تاریخ ابنِ خلکان' ج ۱، ص ۲۵۹۔ شاہ عبدالعزیز 'بستان المحدثین' ص ۵۲

(۱۰) ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ' ج ۴، ص ۵۴۔ ابنِ خلکان 'تاریخ ابنِ خلکان' ج ۱، ص ۲۵۹۔ ابنِ سبکی 'طبقات الشافعیہ' ج ۴، ص ۵۹۔

(۱۱) ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ' ج ۴ 'ص ۵۴۔ ابنِ خلکان 'تاریخ ابنِ خلکان' ج ا 'ص ۲۵۹۔ ابنِ سبکی 'طبقات الشافعیہ' ج ۴ 'ص ۵۹۔

(۱۲) شاہ عبدالعزیز 'بستان المحدثین 'ص ۵۲ (۱۳) ابن ہبۃ اللہ 'طبقات الشافعیہ 'ص ۴۷

(۱۴) ابن خلکان 'تاریخ ابنِ خلکان' ج ا 'ص ۲۵۹۔ ابنِ سبکی 'طبقات الشافعیہ' ج ۴ 'ص ۲۱۴

(۱۵) ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ' ج ۴ 'ص ۵۴ (۱۶) ابن سبکی 'طبقات الشافعیہ' ج ۴ 'ص ۲۱۵

(۱۷) ابنِ سبکی 'طبقات الشافعیہ ج ۴ 'ص ۱۵ (۱۸) ابنِ خلکان 'تاریخ ابنِ خلکان' ج ا 'ص ۲۵۹

(۱۹) ابنِ کثیر 'البدایہ والنہایہ' ج ۱۱ 'ص ۱۹۳۔ ابنِ خلکان 'تاریخ ابنِ خلکان' ج ا 'ص ۲۶۰۔
شاہ عبدالعزیز 'بستان المحدثین 'ص ۵۳ (۲۰) ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ' ج ۴ 'ص ۵۴

(۲۱) ضیاء الدین اصلاحی 'تذکرۃ المحدثین' ج ۲ 'ص ۳۴۴ تا ۳۵۴

(۲۲) علاؤالدین خازن 'مقدمہ تفسیر خازن' ج ا 'ص ۳

(۲۳) حاجی خلیفہ 'کشف الظنون' ج ۲ 'ص ۴۴۲ (۲۴) شاہ عبدالعزیز 'بستان المحدثین 'ص ۱۳۲

(۲۵) حاجی خلیفہ 'کشف الظنون' ج ۲ 'ص ۵۶

(۲۶) شاہ عبدالعزیز 'عجالہ نافعہ معہ فوائد جامعہ 'ص ۱۷

(۲۷) سید سلیمان ندوی 'مقالات سلیمان' ج ۲ 'ص ۷۰ ۳

(۲۸) حاجی خلیفہ 'کشف الظنون' ج ا 'ص ۳۵۲

کون مسلمان ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ نہ ہو!
لیکن آپ اور آپ کے لائے ہوئے دین سے سچی محبت کے تقاضے کیا ہیں،
ہم میں اکثر لوگ اس سے بے خبر ہیں!

اس موضوع پر ڈاکٹر اسرار احمد کی نہایت جامع تالیف

حُبِّ رسُولؐ اور اُس کے تقاضے

خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسروں تک بھی پہنچایئے!

صفحات ۳۲ • قیمت /۶ روپے

شائع کردہ

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن، ۳۶۔کے ماڈل ٹاؤن، لاہور